تنظیمی ڈھانچہ

بینک دولت پاکستان کا انتظام اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کے تحت چلایا جاتا ہے جس میں اسے ملک کے مرکزی بینک کی حیثیت سے کام کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ ایکٹ میں بینک کو پاکستان کے زری اور قرضہ جاتی نظام کو چلانے اور بہترین قومی مفاد میں اس کی معاشی نمو کو فروغ دینے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے تاکہ زری استحکام کو یقینی بنایا جاسکے اور ملک کے پیداواری وسائل کا بھرپور استعمال ہوسکے۔

بورڈ آف ڈائریکٹرز

اسٹیٹ بینک کا انتظام ایک بورڈ آف ڈائریکٹرز چلاتا ہے جو بینک کے امور کی عمومی نگرانی اور رہنمائی کا ذمہ دار ہے ماسوائے زری پالیسی کمیٹی کو سونپے گئے فرائض کے۔ دس رکنی بورڈ کا سربراہ بینک دولت پاکستان کا گورنر ہے اور بورڈ 8 نان ایگزیکٹو ڈائریکٹروں اور وفاقی سیکریٹری فنانس پر مشتمل ہے۔ بورڈ کے نان ایگزیکٹو ارکان کا تقرر وفاقی حکومت ایس بی پی ایکٹ 1956ء کی دفعہ (c) (2) 9 کے تحت تین سال کے لیے کرتی ہے۔ مالی سال 18ء کے دوران بورڈ کے پانچ اجلاس منعقد ہوئے۔

ایگزیکٹو انتظامیہ

چیف ایگزیکٹو کی حیثیت سے گورنر ایگزیکٹو انتظامیہ کا سربراہ ہے۔ ایک یا ایک سے زیادہ ڈپٹی گورنر اس کی معاونت کرتے ہیں۔ انتظامی عہدیداران میں ایگزیکٹو ڈائریکٹرز، اقتصادی مشیر اعلیٰ اور مختلف شعبوں کے سربراہان شامل ہیں۔ (انتظامی خاکہ **ضمیمہ ب** میں دیا گیا ہے۔)

گورنر

اسٹیٹ بینک کے گورنر کا تقرر صدر پاکستان تین سال کے لیے کرتا ہے، مزید ایک میعاد کے لیے پھر تقرر کیا جاسکتا ہے۔ چیف ایگزیکٹو آفیسر کی حیثیت میں گورنر بینک کا انتظام چلاتا ہے۔ جناب طارق باجوہ 7 جولائی 2017ء سے گورنر اسٹیٹ بینک کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔

ڈپٹی گورنر

گورنر کی معاونت ڈپٹی گورنرز کرتے ہیں جنہیں وفاقی حکومت زیادہ سے زیادہ پانچ سال کے لیے مقرر کرتی ہے۔ جناب جمیل احمد[1] اور جناب شمس الحسن[2] نے ڈپٹی گورنر کی حیثیت سے بالترتیب 11 اپریل 2017ء اور 12 فروری 2018ء میں اپنا عہدہ سنبھالا۔ قبل ازیں جناب ریاض الدین 29 مارچ 2018ء میں اپنی مدت کے خاتمے تک ڈپٹی گورنر کے عہدے پر فائز رہے۔

---

[1] جناب جمیل احمد 11 اپریل 2017ء تا 15 اکتوبر 2018ء تک ڈپٹی گورنر اسٹیٹ بینک کے عہدے پر فائز رہے۔ 25 اکتوبر 2018ء کو ڈپٹی گورنر کی حیثیت سے ان کی دوبارہ تقرری کی گئی۔

[2] جناب شمس الحسن 12 فروری 2018ء تا 4 اکتوبر 2018ء ڈپٹی گورنر اسٹیٹ بینک کے عہدے پر فائز رہے۔

بورڈ آف ڈائریکٹرز

جناب طارق باجوہ، گورنر، چیئرمین بورڈ آف ڈائریکٹرز اور چیئرمین زری پالیسی کمیٹی

جناب باجوہ پیشے کے لحاظ سے کیریئر سول سرونٹ ہیں۔ آپ نے 1981ء میں سول سروس آف پاکستان میں شمولیت اختیار کی اور مختلف سیکریٹریٹ، فیلڈ اور اسٹاف ذمہ داریاں انجام دیں جن میں دیگر کے علاوہ جنرل مینیجر پی آئی اے، لاس اینجلس میں پاکستان ٹریڈ مشن کے سربراہ اور اقوام متحدہ ترقیاتی پروگرام کے مشیر مالیات کے عہدے شامل ہیں۔ سیکریٹری، اقتصادی امور ڈویژن مقرر ہونے سے قبل آپ اکتوبر 2015ء تک دو سال سے زائد عرصہ ایف بی آر کے چیئرمین بھی رہے۔ آپ سیکریٹری فنانس ڈویژن کی حیثیت میں 18 جون 2017ء کو ریٹائر ہوئے۔ آپ کینیڈی اسکول آف گورنمنٹ، ہارورڈ یونیورسٹی سے پبلک ایڈمنسٹریشن میں ماسٹرز کی سند رکھتے ہیں جہاں آپ کو موقر *Littauer* فیلوشپ عطا کی گئی، اور پنجاب یونیورسٹی، لاہور سے ایل ایل بی کی سند بھی رکھتے ہیں۔

جناب عارف احمد خان (09 جنوری 2018ء سے رکن اسٹیٹ بینک بورڈ)

سیکریٹری فنانس ڈویژن، حکومت پاکستان اور بربنائے عہدہ اسٹیٹ بینک بورڈ کے رکن۔ آپ سول سروس میں پبلک ایڈمنسٹریشن کا 35 سالہ تجربہ رکھتے ہیں۔ آپ وفاقی اور صوبائی حکومتوں میں مختلف عہدوں پر خدمات انجام دے چکے ہیں۔ آپ کونکورڈیا یونی ورسٹی، کیوبک سے پبلک پالیسی میں ماسٹرز ڈگری حاصل کر چکے ہیں۔ فنانس ڈویژن میں شمولیت سے قبل آپ نے سیکریٹری اقتصادی امور ڈویژن، سیکریٹری داخلہ اور سیکریٹری ماحولیاتی تبدیلی کے عہدے پر فرائض انجام دیے۔ جناب عارف احمد ایڈیشنل چیف سیکریٹری محکمہ برائے منصوبہ بندی و ترقی، حکومت سندھ کے عہدے پر خدمات انجام دے چکے ہیں۔ آپ 13-2012ء میں سیکریٹری خزانہ حکومت سندھ کے عہدے پر فائز رہے۔ اس سے قبل آپ نے ساڑھے تین برس تک سندھ حکومت کے سیکریٹری داخلہ کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔

ڈاکٹر طارق حسن (22 مارچ 2016ء سے رکن اسٹیٹ بینک بورڈ)

اٹارنی اور ایڈووکیٹ، عدالت عظمیٰ پاکستان اور چیئرمین آڈٹ نگرانی بورڈ۔ ڈاکٹر حسن سیکوریٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان کے سابق چیئرمین ہیں۔ پاکستان کے وزیر خزانہ اور گورنر اسٹیٹ بینک کے مشیر رہ چکے ہیں۔ آپ واشنگٹن ڈی سی میں عالمی بینک گروپ، روم میں انٹرنیشنل فنڈ فار ایگریکلچر ڈویلپمنٹ اور نیویارک میں شیئرمین اینڈ اسٹرلنگ سے بطور لیگل کاؤنسل بھی وابستہ رہے۔ قانون کی پریکٹس کے علاوہ آپ امریکہ کی جارج واشنگٹن یونیورسٹی اور فلیچر اسکول آف لا اینڈ ڈپلومیسی میں بطور ایجنکٹ پروفیسر اور لمز یونیورسٹی اور انٹرنیشنل

اسلامک یونیورسٹی، پاکستان کے شعبہ ہائے قانون میں قانون کی تعلیم دیتے رہے۔ آپ چیئرمین پی سی پی (پاکستان سینٹر برائے خدمتِ خلق) پینل بھی ہیں۔ آپ نے ہارورڈ یونیورسٹی، امریکہ سے جیورڈیکل سائنس میں پی ایچ ڈی کی۔

حافظ محمد یوسف (22 مارچ 2016ء سے رکن اسٹیٹ بینک بورڈ)

تیس سال سے زائد پیشہ ورانہ تجربے کے حامل چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ۔ کئی دیگر فرائض انجام دینے کے علاوہ آپ رکن ایس ای سی پی بورڈ اور صدر انسٹی ٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس آف پاکستان کے طور پر ذمہ داریاں نبھا چکے ہیں۔ آپ انسٹی ٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس آف پاکستان کے فیلو ممبر ہیں۔

جناب زبیر سومرو (22 مارچ 2016ء سے رکن اسٹیٹ بینک بورڈ)

جناب زبیر سومرو نے لندن اسکول آف اکنامکس سے گریجویشن کر کے ایس او اے ایس (لندن یونی ورسٹی) سے ایم اے کیا۔ آپ ہاورڈ بزنس اسکول سے متعدد ایگزیکٹو کورسز اور ہارورڈ کینیڈی اسکول سے مالی شمولیت کی تربیت حاصل کر چکے ہیں۔ آپ کیریئر بین الاقوامی بینکار ہیں اور 40 سال سے زائد عرصے سے سٹی بینک کے ساتھ مشرق وسطیٰ، ترکی، برطانیہ اور پاکستان میں خدمات انجام دیتے رہے ہیں۔ 1997ء میں آپ کو یونائیٹڈ بینک کا چیئرمین اور صدر مقرر کیا گیا اور نجکاری کے لیے تشکیل نو کا ٹاسک دیا گیا جس کے بعد آپ نے سٹی بینک کی پاکستان فرنچائز کی سربراہی کی۔ سٹی بینک سے ریٹائرمنٹ کے بعد آپ پاکستان بینکس ایسوسی ایشن، امریکن بزنس کونسل، او آئی سی سی آئی اور پاکستان مائیکروفنانس انویسٹمنٹ کمپنی کے چیئرمین / صدر کے عہدوں پر فائز رہے۔ آج کل آپ گرامین فاؤنڈیشن یو ایس اے، ای ایف جی ہرمیز، ایل آر بی ٹی، ایکومین اور ایچیسن کالج کے بورڈز کے رکن ہیں۔

جناب خواجہ اقبال حسن (22 مارچ 2016ء سے رکن اسٹیٹ بینک بورڈ)

مالی شعبے کا 35 سالہ تجربہ رکھنے والے تجربہ کار بینکار جنہوں نے ایک کمرشل بینک اور صفِ اوّل کی انویسٹمنٹ بینکنگ فرم قائم کی۔ آپ معروف سرکاری اور نجی اداروں کے بورڈ آف ڈائریکٹرز میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آپ حکومت پاکستان کی جانب سے قائم کی گئی متعدد ٹاسک فورسز میں بھی کام کر چکے ہیں۔ قومی مفاد میں شاندار خدمات پر آپ کو ستارۂ امتیاز سے نوازا گیا۔

جناب اردشیر خورشید مارکر (22 مارچ 2016ء سے رکن اسٹیٹ بینک بورڈ)

جناب اردشیر خورشید مارکر پیشے کے لحاظ سے کاروباری شخصیت ہیں اور گرین بین کافی کمپنی لمیٹڈ کے پارٹنر اور ڈائریکٹر ہیں۔ آپ مرک مارکر پرائیویٹ لمیٹڈ کے بھی پارٹنر ہیں اور اس کے مالی اور کاروباری ترقی کے امور دیکھتے ہیں۔ جناب مارکر لندن اسکول آف اکنامکس سے معاشیات میں ماسٹرز کی سند رکھتے ہیں۔

جناب محمد ریاض(22مارچ2016ء سے رکن اسٹیٹ بینک بورڈ)
جناب محمد ریاض طویل تجربہ رکھنے والے پبلک سرونٹ ہیں۔ آپ نے پاکستان کی قومی اسمبلی میں سیکریٹری کے فرائض انجام دیے۔ آپ رکن، ڈائریکٹر جنرل اور کسٹم اینڈ ایکسائز کے ہیڈ کے طور پر فیڈرل بورڈ آف ریونیو میں مختلف ذمہ داریاں کامیابی سے نبھا چکے ہیں۔ جناب ریاض ترکی میں قونصل جنرل آف پاکستان اور فرانس میں پاکستانی سفارتخانے میں کمرشل اینڈ اکنامک قونصلر کے طور پر بھی فرائض انجام دے چکے ہیں۔ آپ ولیمز کالج، امریکہ سے ترقیاتی معاشیات میں ماسٹرز کی سند رکھتے ہیں۔

جناب سرمد امین(22مارچ2016ء سے رکن اسٹیٹ بینک بورڈ)
جناب سرمد امین ایک ترقی پسند تاجر اور کاروباری شخصیت ہیں۔ لاہور ایوانِ تجارت وصنعت اور آل پاکستان ٹیکسٹائل ملز ایسوسی ایشن (اپٹما) کے رکن ہیں۔ آپ چاند باغ اسکول کے بورڈ آف گورنرز میں شامل رہ چکے ہیں۔ آپ انٹرہوم لمیٹڈ کے چیف ایگزیکٹو رہے۔ اس وقت جناب امین ثمین ٹیکسٹائل لمیٹڈ کے چیئرمین ہونے کے علاوہ کئی بڑے اداروں کے بورڈز کے رکن ہیں۔ آپ پاکستان کے لیے جمہوریہ آسٹریا کے اعزازی قونصل بھی ہیں اور آسٹریا کے صدر سے اعلیٰ ایوارڈ Goldenes Ehrenzeichen بھی حاصل کرچکے ہیں۔ آپ نے پنجاب یونیورسٹی لاہور سے گریجویشن کیا اور بعد میں لندن اسکول آف اکنامکس میں تعلیم حاصل کی۔

کارپوریٹ سیکریٹری

کارپوریٹ سیکریٹری مرکزی بورڈ، بورڈ کی کمیٹیوں اور زری پالیسی کمیٹی کا سیکریٹری ہوتا ہے اور بورڈ اور انتظامیہ کے درمیان بات چیت کے لیے بطور فوکل پرسن کام کرتا ہے۔ کارپوریٹ سیکریٹری کے فرائض میں بورڈ اور اس کی کمیٹیوں اور زری پالیسی کمیٹی کے اجلاسوں کی کارروائیوں کا ریکارڈ رکھنے کے علاوہ، بورڈ کے فیصلوں پر مؤثر عمل درآمد کی غرض سے قانونی وضوابطی تقاضوں کی پابندی کو یقینی بنانا بھی شامل ہے۔

کارپوریٹ سیکریٹری کی ذمہ داری یہ بھی ہے کہ وہ مؤثر کارپوریٹ نظم ونسق کو یقینی بنائے اور بورڈ اور زری پالیسی کمیٹی کے ارکان کو متعلقہ معلومات فراہم کرے تاکہ فیصلے معلومات کی روشنی میں کیے جاسکیں۔ بورڈ، اس کی کمیٹیوں اور زری پالیسی کمیٹی کے اجلاس منعقد کرانے کے علاوہ کارپوریٹ سیکریٹری گورنر، ڈپٹی گورنرز اور بورڈ کے ڈائریکٹرز اور زری پالیسی کمیٹی کے بیرونی ارکان سے متعلقہ امور پر وفاقی حکومت کے ساتھ رابطے میں بھی رہتا ہے۔

زری پالیسی کمیٹی (MPC)

زری پالیسی کمیٹی ایس بی پی ایکٹ 1956ء کے تحت ایک آزاد فورم کے طور پر قائم کی گئی جس کی ذمہ داری زری پالیسی کی تشکیل ہے۔ یہ کمیٹی دس ارکان پر مشتمل ہے جس کے صدرنشین گورنر ہیں اور ان کے علاوہ اسٹیٹ بینک بورڈ کے نامزد کردہ تین ارکان، گورنر کے نامزد کردہ اسٹیٹ بینک کے تین سینئر ایگزیکٹوز اور اسٹیٹ بینک بورڈ کی سفارش پر وفاقی حکومت کے نامزد کردہ تین بیرونی ارکان (ماہرین معیشت) اس کا حصہ ہیں۔ بیرونی ارکان کو تین سال کی مدت کے لیے نامزد کیا جاتا ہے۔

ایس بی پی ایکٹ 1956ء (ترمیمی) کی دفعہ 9 (ای) کے تحت زری پالیسی کمیٹی کی ذمہ داری زری پالیسی تشکیل دینا، ثانوی زری مقاصد، اہم شرح سود اور ملک میں زر کی رسد کے متعلق فیصلہ سازی اور وفاقی حکومت کی معاشی پالیسیوں کو اعانت فراہم کرنا ہے۔

اس وقت زری پالیسی کمیٹی میں صدر نشین گورنر اسٹیٹ بینک جناب طارق باجوہ اور اسٹیٹ بینک بورڈ کے ارکان جناب خواجہ اقبال حسن، جناب محمد ریاض[3] اور جناب اردشیر خورشید مارکر کے علاوہ ڈاکٹر اسد زمان، ڈاکٹر قاضی مسعود احمد اور ڈاکٹر عالیہ ہاشمی خان بطور بیرونی رکن جبکہ جناب جمیل احمد ڈپٹی گورنر (بینکاری اور ایف ایم آر ایم)، ڈاکٹر عنایت حسین ایگزیکٹو ڈائریکٹر (ایف ایس اور بی ایس جی) اور ڈاکٹر سعید احمد[4] اقتصادی مشیر اعلیٰ کمیٹی کے تین ایگزیکٹو ارکان ہیں۔ مالی سال 18ء میں کمیٹی کے چھ اجلاس ہوئے۔ ایم پی سی کے بیرونی ارکان کے مختصر کوائف درج ذیل ہیں:

ڈاکٹر اسد زمان (25 جنوری 2016ء سے رکن ایم پی سی)

[بی ایس ریاضی ایم آئی ٹی (1974ء)، پی ایچ ڈی معاشیات اسٹینفورڈ (1978ء)] نے کولمبیا، یونیورسٹی آف پنسلوانیا، جان ہاپکنز، کیلٹیک اور بلکنت یونیورسٹی انقرہ جیسی صف اوّل کی یونیورسٹیوں میں پڑھایا ہے۔ اس وقت آپ پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف ڈویلپمنٹ اکنامکس کے وائس چانسلر ہیں۔ ان کی درسی کتاب اسٹیٹسٹیکل فاؤنڈیشنز آف اکانومیٹرک ٹیکنیکس (اکیڈمک پریس، نیویارک، 1996ء) ایڈوانسڈ گریجویٹ کورسز میں کثرت سے استعمال ہوتی ہے۔ آپ انٹر نیشنل اکانومیٹرک ریویو اور پاکستان ڈویلپمنٹ ریویو کے مینجنگ ایڈیٹر ہیں۔ گوگل اسکالر کے مطابق اینلز آف اسٹیٹسٹکس، جرنل آف اکانومیٹرکس، اکانومیٹرک تھیوری، جرنل آف لیبر اکانومکس وغیرہ جیسے اعلیٰ درجے کے جرائد میں شائع ہونے والی آپ کی مطبوعات کے 1000 سے زائد حوالے ہیں۔

ڈاکٹر قاضی مسعود احمد (25 جنوری 2016ء سے رکن ایم پی سی)

سینٹر فار بزنس اینڈ اکانومک ریسرچ، انسٹی ٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن کے پروفیسر اور ڈائریکٹر۔ اس سے قبل سینٹر فار ایگزیکٹو ایجوکیشن کے چیئرپرسن کے طور پر بھی انسٹی ٹیوٹ میں خدمات انجام دیں۔ دیگر موجودہ ذمہ داریوں میں رکن ٹیکس مشاورتی کونسل، وفاقی بورڈ آف ریونیو، حکومت پاکستان اور رکن بورڈ آف گورنرز سندھ ایجوکیشن فاؤنڈیشن شامل ہیں۔ ڈاکٹر قاضی نے دو برس تک حکومت سندھ کے چیف اکانومسٹ کے فرائض بھی نبھائے۔ آپ کا تحقیقی اور تدریسی تجربہ پچیس برسوں پر محیط ہے اور آپ بین الاقوامی اور قومی جرائد میں 50 سے زائد مقالے شائع کرا چکے ہیں۔ آپ نے اپلائیڈ اکنامکس ریسرچ سینٹر، کراچی یونیورسٹی اور سوشل پالیسی اینڈ ڈویلپمنٹ سینٹر میں پندرہ برس سے زائد عرصہ خدمات انجام دیں۔

ڈاکٹر عالیہ ہاشمی خان (22 مارچ 2016ء سے رکن ایم پی سی)

قائد اعظم یونیورسٹی میں معاشیات کی سابق پروفیسر اور ڈین فیکلٹی آف سوشل سائنسز۔ ڈاکٹر عالیہ ہاشمی خان کی تحقیقی دلچسپی میکرو اکنامکس، لیبر اکنامکس اور انسانی وسائل کی ترقی کے شعبوں میں ہے۔ آپ کئی اداروں اور مشاورتی باڈیز کی ڈائریکٹر/رکن کے طور پر بھی خدمات انجام دیتی رہی ہیں۔ 2010ء میں آپ کو خواتین کی معاشی خود مختاری میں خدمات پر صدارتی میڈل سے نوازا گیا۔

مرکزی بورڈ کی کمیٹیاں

مرکزی بورڈ کی کمیٹیاں بعض مخصوص شعبوں میں بورڈ کی جانب سے نگرانی کا فریضہ انجام دیتی ہیں۔ اسٹیٹ بینک بورڈ کی کمیٹیوں کی تفصیلات کا خلاصہ ذیل میں دیا گیا ہے:

---

[3] جناب محمد ریاض کے زری پالیسی کمیٹی سے 28 ستمبر 2018ء کو مستعفی ہونے کے بعد بورڈ کے ارکان میں سے ایک حافظ محمد یوسف کو زری پالیسی کمیٹی کا رکن مقرر کیا گیا۔

[4] جناب ریاض ریاض الدین کی ڈپٹی گورنر اسٹیٹ بینک کے عہدے سے 29 مارچ 2018ء کو ریٹائرمنٹ کے بعد اقتصادی مشیر اعلیٰ ڈاکٹر سعید احمد کو زری پالیسی کمیٹی کا ایگزیکٹو رکن نامزد کیا گیا۔

کمیٹی برائے آڈٹ

یہ کمیٹی اسٹیٹ بینک کے مالی حسابات، آڈیٹنگ، اکاؤنٹنگ اور رپورٹنگ کے متعلقہ طریقوں، اندرونی کنٹرولز کے نظام، نظم ونسق، امور کی انجام دہی اور ان کے طرز عمل کا جائزہ لینے میں مرکزی بورڈ کی معاونت کرتی ہے۔ کمیٹی کا اجلاس سال میں آٹھ بار منعقد ہوا۔ کمیٹی برائے آڈٹ کے چیئرمین جناب حافظ محمد یوسف اور خواجہ اقبال حسن، اردشیر خورشید مارکر اور سرمد امین صاحبان ارکان ہیں۔

کمیٹی برائے سرمایہ کاری

یہ کمیٹی زرمبادلہ ذخائر کے انتظام کے حوالے سے نگرانی کی ذمہ داریاں نبھانے میں بورڈ کی معاونت کرتی ہے۔ ذخائر کے انتظام کی حکمتِ عملی اور پالیسی کا جائزہ لینے کے علاوہ کمیٹی ذخائر کی سرمایہ کاری کے لیے عملی رہنما خطوط اور منتظمین اثاثہ، محافظین، سرمایہ کاری مشیران کے تقرر کی منظوری دیتی ہے۔ یہ ادارے کے اندر اور باہر زیر انتظام ذخائر کی کارکردگی کا بھی جائزہ لیتی ہے اور منظور شدہ سرمایہ کاری پالیسی کی موزونیت، اس کے نشانیہ اور رہنما خطوط کا بھی سالانہ بنیاد، یا عالمی بازار کے حالات کے تحت جائزہ لیتی ہے۔ دورانِ سال اس کمیٹی کے تین اجلاس ہوئے۔ جناب عارف احمد خان[5] کمیٹی کے صدر نشین جبکہ خواجہ اقبال حسن اور جناب سرمد امین ارکان ہیں۔

کمیٹی برائے انسانی وسائل

یہ کمیٹی انتظامیہ کی تیار کردہ انسانی وسائل کی پالیسیوں پر نظر ثانی اور منظوری میں بورڈ کی معاونت کرتی ہے۔ یہ ان تجاویز کا جائزہ لیتی ہے جن میں انسانی وسائل کی پالیسیوں کی تشکیل، نظر ثانی، ترمیم یا تشریح کے لیے بورڈ کی منظوری کی ضرورت ہو اور اپنی سفارشات بورڈ کو پیش کرتی ہے۔ یہ کمیٹی بینک کے سینئر افسران، بشمول گورنر کو براہِ راست جوابدہ افسران، کی شرائط ملازمت کا بھی جائزہ لیتی ہے۔ دوران سال کمیٹی کا اجلاس چار بار ہوا۔ کمیٹی برائے انسانی وسائل کے سربراہ جناب زبیر سومرو جبکہ جناب محمد ریاض رکن ہیں۔[6]

مطبوعات جائزہ کمیٹی

بورڈ کی مطبوعات جائزہ کمیٹی معیشت کی کیفیت پر سالانہ اور سہ ماہی رپورٹوں، اسٹیٹ بینک کا سالانہ کارکردگی جائزہ اور مالی استحکام جائزہ پر نظر ثانی اور ان کی منظوری میں بورڈ کی اعانت کرتی ہے۔ کمیٹی مسودہ رپورٹوں پر بحث و تمحیص کرتی ہے اور بورڈ کے ملاحظے اور حتمی منظوری کے لیے جائزہ لیتی ہے۔ سال کے دوران کمیٹی کا اجلاس چھ مرتبہ ہوا۔ اس کمیٹی کے سربراہ جناب اردشیر خورشید مارکر اور جناب محمد ریاض رکن ہیں۔[7]

کاروباری انتظام خطر کمیٹی

یہ کمیٹی انتظام خطر کے حوالے سے نگرانی کی ذمہ داریاں نبھانے میں بورڈ کی معاونت کرتی ہے۔ کمیٹی اس بات کا جائزہ لیتی ہے کہ انتظامیہ نے بینک کو درپیش تمام خطرات کی نشاندہی اور جانچ کرلی ہے اور خطرات سے نمٹنے کے لیے انتظام خطر کا ضروری انفراسٹرکچر موجود ہے۔ کمیٹی بینک کی انتظام خطر پالیسی اور منصوبے پر نظر ثانی کرتی ہے

---

[5] جناب شاہد محمود نے بھی 06 جنوری 2018ء کو اپنی ریٹائرمنٹ تک کمیٹی کی صدارت کے فرائض انجام دیے۔

[6] جناب اردشیر خورشید مارکر نے انسانی وسائل کمیٹی میں 31 اگست 2018ء سے شمولیت اختیار کی ہے۔

[7] جناب زبیر سومرو نے مطبوعات جائزہ کمیٹی میں 31 اگست 2018ء سے شمولیت اختیار کی ہے۔

اور اس کی منظوری دیتی ہے۔ یہ کمیٹی ضرورت پڑنے پر انتظامیہ کی انتظام خطر کمیٹی اور بورڈ کی دیگر کمیٹیوں سے بھی رابطے میں رہتی ہے۔ سال کے دوران کمیٹی کا اجلاس چار بار ہوا۔ کمیٹی کے سربراہ خواجہ اقبال حسن اور جناب زبیر سومرو اور ڈاکٹر طارق حسن رکن ہیں۔

فنانشل لاریفارم کمیٹی

یہ کمیٹی ایک جامع اور مربوط قانونی ڈھانچہ، جو دنیا بھر میں رائج مالی ضابطہ کار اداروں کے اصولوں کی عکاسی کرے اور جن کا اطلاق ملکی ماحول پر ہو سکے، تجویز کرنے میں بورڈ کی معاونت کرتی ہے۔ قانونی ڈھانچے میں ترامیم کے بارے میں سفارشات مرتب کرنے کے لیے کمیٹی مختلف شعبوں کے تبصروں اور مشاہدات کا بھی جائزہ لیتی ہے تاکہ اگر قانونی ڈھانچے میں کوئی بے قاعدگیاں ہیں تو سامنے آسکیں۔ کمیٹی کا اجلاس سال میں چھ بار ہوا۔ فنانشل لاریفارم کمیٹی کے سربراہ جناب ڈاکٹر طارق حسن ہیں جبکہ حافظ محمد یوسف رکن ہیں۔

مینجمنٹ کمیٹیاں

کارپوریٹ مینجمنٹ ٹیم (سی ایم ٹی) اور سی ایم ٹی-ایچ اوڈی فورم

کارپوریٹ مینجمنٹ ٹیم (سی ایم ٹی) اہم پالیسی اور عملی مسائل پر مباحث اور مشاورت کا بنیادی فورم ہے۔ یہ فیصلہ سازی اور فیصلوں کے نفاذ میں مدد دیتی ہے خصوصاً وہ امور جن میں کئی شعبے شامل ہوں۔ سی ایم ٹی کا سربراہ گورنر ہوتا ہے اور اس میں ڈپٹی گورنروں اور ایگزیکٹو ڈائریکٹرز کے ساتھ اسٹیٹ بینک کی سبسڈریز ایس بی پی بی ایس سی، نباف، پی ایس پی سی اور ڈی پی سی کے مینجنگ ڈائریکٹرز بھی شامل ہوتے ہیں۔ سی ایم ٹی کے علاوہ سی ایم ٹی اور سربراہانِ شعبہ کے مشترکہ اجلاس وسیع تر مضمرات کے حامل امور پر بحث کا پلیٹ فارم مہیا کرتے ہیں۔ کارپوریٹ سیکریٹری بھی سی ایم ٹی اور سی ایم ٹی۔ ایچ اوڈی فورم دونوں کے سیکریٹری کے فرائض انجام دیتا ہے۔ ایجنڈے کے اعتبار سے ایس بی پی بی ایس سی کے سربراہانِ شعبہ کو بھی سی ایم ٹی ایچ اوڈی فورم کے اجلاسوں میں مدعو کیا جاتا ہے۔

کارپوریٹ مینجمنٹ ٹیم[8]

جناب طارق باجوہ، گورنر

جناب شمس الحسن
ڈپٹی گورنر (آئی بی، ڈی ایف، آئی ٹی)

جناب جمیل احمد
ڈپٹی گورنر (بینکاری اور ایف ایم آر ایم)

جناب محمد اشرف خان
ایگزیکٹو ڈائریکٹر (ایچ آر)

ڈاکٹر عنایت حسین
ایگزیکٹو ڈائریکٹر (ایف ایس اور بی ایس جی)

جناب قاسم نواز
مینجنگ ڈائریکٹر (ایس بی پی بی ایس سی)

جناب عامر عزیز
مینجنگ ڈائریکٹر (نباف)

جناب محمد علی ملک
ایگزیکٹو ڈائریکٹر (ایف ایم آر ایم)

سید عرفان علی
ایگزیکٹو ڈائریکٹر (بی پی آر جی)

سید ثمر حسنین
ایگزیکٹو ڈائریکٹر (ڈی ایف جی)

جناب محمد ہارون رشید ملک
مینجنگ ڈائریکٹر (پی ایس پی سی)

محترمہ لبنیٰ فاروق ملک
مینجنگ ڈائریکٹر (ڈی پی سی)

جناب سلیم اللہ
ایگزیکٹو ڈائریکٹر (ایف آر ایم)

جناب امجد منظور
ایگزیکٹو ڈائریکٹر / سی آئی او

ڈاکٹر سعید احمد
ایگزیکٹو ڈائریکٹر (ایم پی آر جی) / اقتصادی مشیر اعلیٰ

جناب محمد منصور علی
ڈائریکٹر او سی ایس / کارپوریٹ سیکریٹری

انتظامی کمیٹیاں

مندرجہ ذیل انتظامی کمیٹیاں اہم ہیں جو فیصلہ سازی اور مختلف پالیسیوں کی تشکیل میں گورنر کی معاونت کرتی ہیں:

- بینکاری پالیسی کمیٹی
- زری آپریشنز کمیٹی
- انتظامیہ کی بجٹ کمیٹی
- انتظام تسلسل کار کمیٹی
- ڈیٹا ویئرہاؤس کمیٹی
- ماخوذیات منظوری و جائزہ ٹیم
- اسٹریٹجک پلان اسٹیئرنگ کمیٹی
- کاروباری انتظام خطر کمیٹی
- انتظامیہ کی سرمایہ کاری کمیٹی
- لائبریری کمیٹی
- انتظامیہ کی کمیٹی برائے اطلاعی ٹیکنالوجی
- انتظامیہ کی کمیٹی برائے املاک و آلات
- نظام ادائیگی کمیٹی
- مطبوعات جائزہ کمیٹی
- ری فنڈ کمیٹی (ایکسپورٹ ری فنڈ کمیٹی)
- مالی استحکام کی ایگزیکٹو کمیٹی
- اسپورٹس کمیٹی

اسٹیٹ بینک کے ذیلی ادارے

اسٹیٹ بینک آف پاکستان (ترمیمی) ایکٹ 1956ء کے تحت کرنسی نوٹوں کی وصولی، فراہمی اور تبادلے اور متعلقہ عملی وظائف کے لیے، کسی بینک کے دیوالیہ ہونے کی صورت میں چھوٹے امانت گزاروں کے تحفظ اور اپنے ملازمین کی تربیت و پرداخت کے لیے ذیلی ادارے قائم کیے جاسکتے ہیں۔ ان شقوں کی رو سے بینک کے چار ذیلی ادارے ہیں جن میں اسٹیٹ بینک آف پاکستان بینکنگ سروسز کارپوریشن (ایس بی پی بی ایس سی)، نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف بینکنگ اینڈ فنانس (نباف)، پاکستان سیکورٹی پرنٹنگ کارپوریشن (پی ایس پی سی) اور ڈپازٹ پروٹیکشن کارپوریشن (ڈی پی سی) شامل ہیں۔

[8] 30جون 2018ء کو سی ایم ٹی کے ارکان۔

ایس بی پی بی ایس سی

ایس بی پی بی ایس سی آرڈیننس 2001ء کے تحت قائم ہونے والا ذیلی ادارہ ایس بی پی بی ایس سی مکمل طور پر بینک دولت پاکستان کی ملکیت میں ہے۔ اس کی ذمہ داری کرنسی کا انتظام، بین البینک تصفیے کے نظام میں سہولت دینا، مرکزی محکمہ قومی بچت کی طرف سے حکومت کے بچتی وثیقہ جات کا لین دین ہے۔ ایس بی پی بی ایس سی حکومت کی طرف سے محصولات جمع کرتا اور ادائیگیاں بھی کرتا ہے۔ یہ ترقیاتی مالیات، قرضوں، زرمبادلہ کے لین دین اور برآمدی نومالکاری کے انتظام سے متعلق عملی امور بھی انجام دیتا ہے۔ گورنر اسٹیٹ بینک ایس بی پی بی ایس سی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کا سربراہ ہوتا ہے، اسٹیٹ بینک کے بورڈ کے تمام اراکین اور منیجنگ ڈائریکٹر ایس بی پی بی ایس سی، اس کے ارکان ہوتے ہیں۔

نباف

نباف اسٹیٹ بینک کا تربیتی بازو ہے اور اس کی ذمہ داری اسٹیٹ بینک اور ایس بی پی بی ایس سی کے ملازمین کے لیے تربیت اور استعداد کاری کے پروگرام تشکیل و ترتیب دینا ہے۔ یہ ذیلی ادارہ مرکزی اور کمرشل بینکاری کے بارے میں وفاقی حکومت کے اشتراک سے بین الاقوامی کورسز بھی کراتا ہے۔ نباف بینکوں اور مالی اداروں کے لیے تربیتی پروگرام بھی منعقد کراتا ہے جن میں زراعت اور مائیکرو فنانس، اسلامی بینکاری اور چھوٹی اور درمیانی انٹرپرائزز جیسے شعبے شامل ہیں۔

پاکستان سیکورٹی پرنٹنگ کارپوریشن (پی ایس پی سی)

پی ایس پی سی کو مالی سال 17ء میں وفاقی حکومت سے خرید اگیا تاکہ نوٹ چھاپنے کی ذمہ داری کے تمام پہلوؤں پر مکمل کنٹرول ہو۔ پی ایس پی سی کا بنیادی فریضہ اسٹیٹ بینک کی ضرورت کے مطابق نوٹ اور پرائز بانڈ چھاپنا ہے۔ پی ایس پی سی کا سیکورٹی پیپرز لمیٹڈ اور ایس آئی سی پی اے انکس پاکستان (پرائیویٹ) لمیٹڈ میں ایکویٹی حصہ بالترتیب 40.3 فیصد اور 47 فیصد ہے۔ یہ دونوں پی ایس پی سی کو بینک نوٹوں کے لیے کاغذ اور سیکورٹی سیاہی فراہم کرنے والے واحد ادارے ہیں۔ پی ایس پی سی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے چیئرمین گورنر جبکہ ڈپٹی گورنر وائس چیئرمین ہیں۔ دیگر ارکان میں وزارت خزانہ کے سینئر جوائنٹ سیکریٹری، منیجنگ ڈائریکٹر ایس بی پی بی ایس سی، ایگزیکٹو ڈائریکٹر ایف آر ایم، منیجنگ ڈائریکٹر پی ایس پی سی اور تین آزاد ڈائریکٹرز شامل ہیں۔

ڈپازٹ پروٹیکشن کارپوریشن (ڈی پی سی)

ڈپازٹ پروٹیکشن کارپوریشن کا قیام 2016ء کے ڈپازٹ پروٹیکشن کارپوریشن ایکٹ کے تحت عمل میں لایا گیا ہے اور یہ ذیلی ادارہ مکمل طور پر اسٹیٹ بینک کی ملکیت ہے۔ ڈی پی سی کا بورڈ سات ڈائریکٹروں پر مشتمل ہے جن میں اسٹیٹ بینک کا ایک ڈپٹی گورنر (بطور چیئرمین)، نجی شعبے سے وابستہ چار ارکان، وزارت خزانہ کا ایک اہلکار اور ڈی پی سی کے منیجنگ ڈائریکٹر شامل ہیں۔ ڈی پی سی کا بنیادی مقصد کسی رکن بینک کی ناکامی کی صورت میں چھوٹے امانت گزروں کو تحفظ فراہم کرنا ہے۔ ملک میں کام کرنے والے تمام بینک ڈپازٹ پروٹیکشن نظام کے بنیادی ارکان میں شامل ہیں اور ان پر ڈی پی سی کے مقررہ پریمیم کی ادائیگی واجب ہے۔ کارپوریشن نے اپنے کاروباری امور کی انجام دہی کا آغاز یکم جون 2018ء سے کیا ہے۔